بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفلی روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے کوئی ریشہ پیٹ میں چلا جائے، تو کیا حکم ہے

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر نفلی روزے کی حالت میں مسواک کا ایک چھوٹا ریشہ مسواک کرنے کے دوران پیٹ میں چلا جائے، تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ نیز اگر شک ہے کہ پیٹ میں گیا ہے یا نہیں، تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

روزہ فرض ہو یا نفل، اگر مسواک کا کوئی ریشہ بغیر چبائے حلق سے نیچے اتر گیا، تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اگرچہ وہ ریشہ تل کے دانے کے برابر ہو یا اس سے کم، بہر صورت حکم ایک ہی ہے، کیونکہ حالتِ روزہ میں خارج سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر حلق سے نیچے اتاری جائے تو بغیر چبائے نگلنے کی صورت میں بہر صورت روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ چیز قلیل ہو یا کثیر، سب کا حکم یکساں ہے۔

جوہرۃ النیرہ میں ہے: ”ولو ابتلع سمسمة بين اسنانه لا يفطر **وان تناولها من الخارج و ابتلعها من غير مضغ، افطر**“ ترجمہ: اگر روزہ دار نے دانتوں میں موجود تل نگل لیا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر باہر سے منہ میں ڈالا اور بغیر چبائے نگل گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (جوھرۃ النیرہ، کتاب الصوم، ج 1، ص 170 مطبوعہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

تبیین الحقائق میں ہے: ”واما اذا ادخله من خارج، فينظر ان ابتلعه من غير مضغ، فطره، **قل او كثر**“ ترجمہ: بہر حال جب باہر سے کوئی چیز داخل کی، تو دیکھا جائے کہ اگر بغیر چبائے نگل لی، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، (وہ چیز) کم ہو یا زیادہ۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 325، مطبوعہ: ملتان)

حضرت علامہ مولانا ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”فان اخرجه من فيه، ثم اكله فانه يفسد الصوم بالاتفاق، **سواء كان قليلاً او كثيراً** كذا في حاشية الحلبي على شرح الوقاية، اما فساد الصوم في الكثير فظاهر **واما في القليل، فلانه بعد ما اخرجه صار بحيث يستطاع الامتناع عنه**“ ترجمہ: اگر کسی نے منہ میں موجود چیز کو نکالا، پھر کھا لیا، تو بالاتفاق روزہ فاسد ہو جائے گا، چاہے وہ چیز کم ہو یا زیادہ، اسی طرح شرح وقایہ پر حاشیہ حلبی میں ہے، بہر حال کثیر میں روزے کے فساد کا حکم تو ظاہر ہے، قلیل میں بھی فساد روزہ کا حکم اس لئے ہے کہ نکالنے کے بعد اسے منہ میں ڈالنے سے بچنا ممکن ہے۔ (مظہر الانوار، صفحہ 274 تا 275، مکتبہ مجددیہ نعیمیہ)

البتہ اگر مسواک کے ریشے کو چبایا، تو اس کی درج ذیل چند صورتیں بنتی ہیں:

1. چنے کے برابر یا اس سے زیادہ مسواک کا ریشہ چبایا اور وہ حلق سے نیچے اتر گیا، تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں مطلقاً روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو یا نہ ہو۔

2. اگر مسواک کا ریشہ چنے سے کم مثلاً گندم یا تل کے دانے کے برابر ہو، تو اسے چبانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، جبکہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس نہ ہوا ہو، کیونکہ اتنی مقدار کی کوئی چیز چبانے سے وہ دانتوں میں ہی پھیل جاتی ہے، حلق میں نہیں جاتی۔

ہاں! اس دوسری صورت میں بھی اگر اس چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

تبیین الحقائق میں ہے: ”واما اذا ادخله من خارج، فینظر ان ابتلعه من غیر مضغ فطره، قل او کثر وان مضغه ینظر، ان کان قدر الحمصة فکذلك وان کان اقل لا یفطره“ ترجمہ: بہر حال اگر روزہ دار نے باہر سے منہ میں کوئی چیز داخل کی، تو دیکھا جائے کہ اگر اس نے بغیر چبائے نگل لی، تو روزہ فاسد ہو جائے گا، چاہے وہ قلیل ہو یا کثیر اور اگر اس نے چبائی، تو چنے کی مقدار چیز چبانے (اور حلق سے اتر جانے) میں بھی فسادِ روزہ کا ہی حکم ہے، ہاں! اگر چنے سے کم ہو، تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (مگر جبکہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو)۔ (تبیین الحقائق، جلد 1، صفحہ 325، مطبوعہ: ملتان)

بحر الرائق میں ہے: ”لو اخرجه، ثم ابتلعه فسد صومه **کما لو ابتلع سمسمة او حبة حنطة** من خارج۔۔ بخلاف ما لو مضغها حیث لا یفسد، لانها تتلاشی، **الا اذا کان قدر الحمصة**، فان صومه یفسد وفی الکافی فی السمسمة قال: ان مضغها لا یفسد الا ان وجد طعمها فی حلقه، قال فی فتح القدیر: وهذا حسن جداً، فلیکن الاصل فی کل قلیل مضغه“ ترجمہ: اگر روزہ دار نے (منہ میں موجود چیز کو) منہ سے نکالا، پھر نگل گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ کوئی شخص تل یا گندم کے دانے کو باہر سے منہ میں ڈال کر نگل جائے، (تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے)، ۔ ۔ ۔ برخلاف اس صورت میں کہ جب اتنی مقدار کو چبا لیا، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اتنی چیز دانتوں میں پھیل جاتی ہے، ہاں! اگر چبائی جانے والی چیز چنے جتنی ہو تو (حلق میں اتر جانے سے) روزہ فاسد ہو جائے گا اور کافی میں تل کے متعلق فرمایا: اگر اسے چبایا تو روزہ نہ ٹوٹے گا، مگر یہ کہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو، (تو ٹوٹ جائے گا)۔ فتح القدیر میں (ذائقہ محسوس ہونے والے حکم کے متعلق) فرمایا: یہ بہت اچھا ہے، چاہیے کہ ہر چبائی جانے والی قلیل چیز میں یہ حکم لاگو ہو۔ (بحر الرائق، جلد 2، صفحہ 478، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”فان مضغ حبة حنطة لا یفسد صومه، لانها تتلاشی بالمضغ، کذا فی فتاوی قاضیخان والتاتارخانیة، فان کان الحنطة قدر الحمصة یفسد صومه وان مضغ، لما فی التبیین۔۔ اذا مضغ سمسمة، ثم ابتلعها لم یفطر، لانه لا یغلب علی الظن دخولها فی حلقه، لانها تتلاشی بالمضغ فلا یفطر الا ان یجد طعمها فی حلقه، کذا فی السراج الوهاج، قال فی فتح القدیر: وهذا الاستثناء المذکور بقوله الا اذا وجد طعمها فی حلقه حسن جداً، فلیکن الاصل فی کل قلیل مضغه کذا فی البحر الرائق والنهر الفائق **وهذا الذی ذکرنا من عدم فساد الصوم بمضغ السمسم عند عدم وجدان الطعم فی الحلق مقید بان یکون السمسم اقل من قدر الحمصة، اما اذا کان مثل الحمصة او اکثر، فان صومه یفسد و ان مضغها**“ ترجمہ: اگر گندم کے دانے کو چبایا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ چبانے کے ساتھ وہ پھیل جائے گا، یونہی فتاوی قاضی خان

اور تاتارخانیہ میں ہے اور اگر گندم کا دانہ ہی چنے برابر ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اگرچہ اسے چبایا جائے، جیساکہ تبیین میں (اس کے متعلق گزر چکا) ہے۔ ۔ ۔ جب تل کو چبایا پھر نگلا تو روزہ فاسد نہ ہوا، کیونکہ اتنی چیز کے حلق میں داخل ہونے کے متعلق ظنِ غالب نہیں ہوتا، کیونکہ اتنی مقدار چبانے کے ساتھ پھیل جاتی ہے، مگر جب حلق میں اس کا ذائقہ محسوس ہو، (تو روزہ ٹوٹے گا) جیساکہ سراج الوھاج میں ہے اور فتح القدیر میں ہے: حلق میں ذائقہ محسوس ہونے والا استثناء بہت اچھا ہے، چاہیے کہ ہر چبائی جانے والی قلیل چیز میں یہی حکم لاگو ہونا چاہیے، جیساکہ بحر الرائق اور نہر الفائق میں ہے **اور یہ جو ہم نے بیان کیا کہ تل کو چبانے کی صورت میں حلق میں ذائقہ محسوس نہ ہو، تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، مقید ہے اس سے کہ وہ تل، چنے کی مقدار سے کم ہو، بہر حال اگر چنے جتنا یا اس سے زیادہ ہوا تو (نگلنے سے) روزہ ٹوٹ جائے گا، اگرچہ اسے چبایا ہو۔** (مظھر الانوار، صفحہ 240 تا 241، مکتبہ مجددیہ نعیمیہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2453

تاریخ اجراء: 11 ربیع الاول 1447ھ/05 ستمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net